سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

جلسہ تقسیم انعام سالانہ مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

حسب الحکم

عالیجناب معلی القاب صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیخانصاحب بہادر ہوم سکرٹری دام اقبالہٗ

مرتبہ

منشی سید احمد حسین صاحب پیشکار صیغہ تعلیم

در مطبع ریاست رامپور حلیۂ طبع پوشید

فہرست مضامین

روئداد جلسہ تقسیم انعام سالانہ مدرسہ عالیہ ریاست رامپور
منعقدہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۱ء روز جمعہ

الحمدللہ کہ مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ علمی وقار اور شان کے لحاظ سے جیسا ہونا چاہیے تھا باحسن وجوہ خوش اسلوبی وکامیابی سے ختم ہوا۔ علاوہ علمائے شہر کے دیگر معززین وعامۂ مسلمین شریک جلسہ ہو کر داخل حسنات ہوئے۔ جلسہ کا افتتاح آیاتِ قرآنی سے ہوا۔ اخلاق حسن طالبعلم مدرسۂ غوثیہ نے جو ایک ہونہار نوعمر طالبعلم تھا نہایت قرارت و خوش الحانی سے ایک رکوع پڑہا۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ من بعد جناب مولوی محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ نے ایک مفصّل ومشرَح تقریر فرمائی جو مدرسہ کے حالات و نتائج امتحانات وغیرہ سے مملو تھی۔ اِس تقریر کے خاتمہ پر طلبائے طلیق اللسان مدرسہ نے دلگداز لب و لہجہ میں قصائد عربیہ پڑہے اور زبان عربی میں برجستہ تقریریں کیں۔ شرکاء جلسہ وعلم دوست اصحاب اُنکی لیاقت اور طلاقت لسانی کے دیر تک معترف ومدّاح رہے۔ اور حسب خاص سے بنظر فراخ حوصلگی وعالی ہمتی معقول انعامات (علاوہ انعام سرکاری) عطا فرمائے۔

۱۔ عالیجناب صاحبزادہ محمد مصطفے علی خاں صاحب بہادر ہوم سکرٹری۔ صے انعام عطا فرمائے۔
۲۔ جناب حافظ حاجی محمد ہادی حسن خاں صاحب بہادر پرائیوٹ سکرٹری۔ عے صے ״
۳۔ جناب حافظ احمد علیخاں صاحب سپرنٹنڈنٹ ذاتِ خاص۔ صے ״
۴۔ جناب منشی واحد علی صاحب نایب میر منشی اجلاس ہمایوں۔ صہ ״
۵۔ جناب مولوی سید علی رضا صاحب۔ صے ״
۶۔ جناب حیدر حسن خاں صاحب۔ ۱/ص ״
۷۔ جناب امن خاں صاحب۔ ۱/۶ ״

عطائے انعامات کے بعد جناب حافظ احمد علیخاں صاحب جنکو اس اسلامی درسگاہ سے خاص دلچسپی ہے اور ہمیشہ

ہر کارِ خیر میں دامے درمے معین و مددگار رہتے ہیں ترغیب و تحریص علوم دینیات وغیرہ کے متعلق نہایت پُر جوش اور معقول تقریر فرمائی۔ حاضرین جلسہ بہت متاثر ہوئے۔ بعد ازاں صدر نشین جلسہ جناب قبلہ و کعبہ مولانا سید محمد نجم الحسن صاحب مجتہد العصر و الزمان ڈائرکٹر مدرسہ ہٰذا نے ایک مختصر جامع تقریر موعظت تنویر ارشاد فرمائی جو معاد و معاش دونوں پہلو لیے ہوئے تھی۔ حاضرین و طلبار مدرسہ پر اس مشفقانہ نصیحت کا عمدہ اور معقول اثر پڑا۔

چونکہ قصائد خوانی وغیرہ میں وقت زیادہ صرف ہو گیا جمعہ کا دن اور نماز کا وقت قریب تھا اور تقسیم انعامات کے لیے زیادہ وقت درکار تھا۔ لہٰذا عالیجناب موصوف سیکرٹری صاحب بہادر کو اپنی تقریر پڑھنے کا موقع نہ ملسکا اور بمجبوری بلا قرأت وہ تقریر پرنسپل صاحب کو دیدی۔ تاہم یہ امر شکریہ سے خالی نہیں ہے کہ صاحب موصوف دوران تقاریر میں ہر ہر موقع پر طلبائے مدرسہ کے ساتھ اظہار ہمدردی و حوصلہ افزائی میں رطب اللسان رہے۔

اور بالآخر انعامات عطیہ حضور پُر نور دام اقبالہم و ملکہم کو اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرمائے تقسیم انعام کے وقت مختلف ممالک کے طالبعلموں کا عجیب و غریب ناموں کے ساتھ پکارا جانا جیسے۔ لاجورد۔ طوطامیاں۔ انجیر علی۔ سفر علی۔ شاعر علی وغیرہم ایک عجیب دلکش نظارہ تھا۔

یہ اظہر من الشمس ہے کہ یہ مدرسہ اعلٰی تعلیمی حیثیت کے اعتبار سے علوم مشرقیہ کا باب العلم (یونیورسٹی) ہے۔ اور اسکی نظیر ہندوستان میں موجود نہیں ہے۔ اس مدرسہ میں مختلف ممالک سمرقند۔ بخارا۔ کابل۔ پشاور۔ ہرات۔ آسام۔ برہما۔ بنگال۔ مدراس وغیرہ سے طالبعلم بغرض تحصیل و تکمیل علوم مشرقیہ آتے ہیں اور دستار فضیلت لیکر واپس جاتے ہیں۔ منہاج الدین نامی ایک مسلمان طالبعلم اس مدرسہ سے فیضیاب ہو کر اپنے ملک یورپ کو واپس گیا ہے۔ اس سے زیادہ اسکی عظمت و ناموری کا اندازہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ابتدا سے اس مدرسہ میں عربی فارسی پہلو بہ پہلو مدغم و منضم چلی آتی ہے۔

عربی شاخ کا کورس وہی قدیمی نصاب نظامیہ ہے جسکی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر دیجاتی ہے اور جسمیں ضروری اور مناسب زمانہ ترمیم کیگئی ہے۔ اور ریاضی و ادب و تاریخ وغیرہ کا اضافہ ہوا ہے۔

دوسری شاخ فارسی ہے جسمیں تعلیم زبان قدیم اور زبانِ حال کی ہوتی ہے جسطرح زبان اُردو بغیر فارسی نامکمل ہے اسیطرح فارسی بغیر کسیقدر عربی کے ناقص ہے۔ اسوجہ سے یونیورسٹیاں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنے اپنے کورس میں

ترمیم کر دی ہے۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی نے عربی و فارسی کے جداگانہ تین تین درجے قایم کیے ہیں۔

لہذا ضرور یاتِ زمانہ کے لحاظ سے مدرسۂ ہذا میں بھی ایک شاخ پنجاب یونیورسٹی قایم ہوئی ہے۔ اور ہر سال کثیر التعداد طلبا اس شاخ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ باشندگان ریاست کو اسکے اجرا سے فائدہ کثیر پہنچا اور کثیر التعداد طلبا شاخ مذکور مختلف اسکولوں میں معقول ملازمت حاصل کر چکے ہیں آیندہ زیادہ بار آور ہونیکی اُمید ہے۔ اور بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس شاخ کے سند یافتہ کو بہت سے حقوق حاصل ہیں امتحان وکالت دے سکتے ہیں انٹرنس۔ ایف اے۔ بی اے۔ کے امتحانات میں علی الترتیب شریک ہو سکتے ہیں صرف زبان انگریزی میں امتحان دیا جاتا ہے۔

آخر میں ہم نہایت خضوع و خشوع سے درگاہ آلہی میں دست بدعا ہیں کہ اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کو جنکو اس اسلامی درسگاہ اور تعلیمی معاملات میں خاص دلچسپی ہے اور مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے لیے بصرف کثیر اس مدرسہ کو قایم فرمایا ہے۔ الی یوم التناد صحیح و سلامت فائز المرام مقاصد دو جہانی رکھے بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد۔

تقریر جناب مولانا مولوی محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

حضرات! میں اسوقت اس غرض سے قایم ہوا ہوں کہ اس مدرسۂ عالیہ کی سالانہ رپورٹ آپ حضرات کو سُناکر مدرسہ کی جدید حالات و جزئیات سے مطلع کروں۔ لیکن اس سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مدرسہ میں جو ایک قسم کا جدید نظم و انتظام واقع ہوا ہے اور اس مدرسہ کے قدیم نصاب تعلیم میں جو فی الجملہ ترمیم کیگئی ہے اسکا اصل سبب عرض کروں۔ یہ مدرسہ جسطرح کہ ہمیشہ سے جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ کا مرکز اور طلبۂ اہل علم کا مرجع رہا ہے آج بھی خدا کے فضل سے یہ مدرسہ اُسی شان کے ساتھ ہے اور ان تمام علوم و فنون کا درس اسمیں جاری ہے اور دور و دراز ملکوں کے طلبہ اس مدرسہ سے مستفیض ہو رہے ہیں اور آجتک یہ جملہ علوم مذہبی و اسلامی علوم سمجھے گئے ہیں۔ کیونکہ مذہبی علوم صرف اُنہیں علوم کا نام نہیں ہے کہ جنمیں مذہبی مسائل سے بحث کیگئی ہے بلکہ وہ علوم بھی کہ جنکو اِن مذہبی مسائل سے ایک خاص قسم کا تعلق ہے مذہبی علوم قرار دیے گئے ہیں اور بحکم (مقدمۃ الواجب

واجب) انکا جاننا بھی مثل مذہبی مسائل کے لازم وضروری سمجھا گیا ہی مثلاً علوم عربیہ صرف و نحو و معانی و بیان و غیرہ جو کہ اِن مذہبی مسائل کے حصول کے مبادی و ذرائع ہیں یہ بھی مذہبی و اسلامی علوم کے حکم میں ہیں اور اسیطرح منطق و فلسفہ جس زمانہ میں شائع ہوا۔ اور عام طبائع کا اسکی طرف میلان پیدا ہوا اور مخالفین اسلام نے اسکو ایک زبردست آلہ اسلام کی مخالفت و مقابلہ کا بنایا۔ اور ان منطقی و فلسفی اُصول کے ذریعہ سے احکام اسلام پر حملے اور اعتراضات شروع کیے تو اُسوقت علماء نے پہلے اِن علوم کے دبانے اور مٹانے کی پوری کوشش کی اور ہر طرح ان علوم کے تحصیل و اشتغال سے لوگوں کو روکنا چاہا لیکن وہ زمانہ چونکہ اِن علوم کی اعانت و امداد کے لیے پورے طور پر موجود تھا تو یہ کوشش کسیطرح مفید نہیں ہوئی اور یہ عظیم الشان سیلاب کسیطرح رُک نہیں سکا تو بجز اسکے اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آیا کہ علماء خود ان علوم کی طرف متوجہ ہوں اور ان علوم کی تحصیل و تکمیل کریں اور انکے اُصول و قواعد کو ایک تنقیدی نظر سے دیکھیں اور بپابندی ان اُصول و قواعد کے مخالفین کے اعتراضات کا تحقیقی و الزامی جواب دیکر ہر طرح مخالفین پر غلبہ حاصل کریں چنانچہ ہمارے اکابر علماء مثل امام غزالی و امام رازی وغیرہ علمائے نے اُسوقت علم کلام کو ایک جدید نہج پر مدون کیا اور ان منطقی و فلسفی اُصول کو مختلط کر کے دلائل و براہین کو مرتب کیا۔ اور احکام اسلام کو نہایت پُر زور ادلہ سے ثابت کیا اور مخالفین کے اعتراضات کا بالکل قلع و قمع کر دیا۔ اُسوقت سے یہ منطقی و فلسفی علوم بھی مذہبی و اسلامی علوم میں شمار ہونے لگے اور ایک متبحر و جامع عالم ہونیکے واسطے انکا حاصل کرنا بھی لازم و ضروری ہو گیا۔ اور یہی وجہ ہی کہ آج جو علمائے اسلام میں جامع و کامل سمجھے جاتے ہیں وہ وہی علماء ہیں جو کہ مذہبی علوم تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہ میں جسطرح کمال و مہارت رکھتے تھے ان منطقی و فلسفی علوم میں بھی اُنہیں پوری لیاقت و قابلیت تھی لیکن یہ منطقی و فلسفی علوم جو مذہبی و اسلامی علوم میں شمار کیے گئے اور اہل علم کے واسطے انکا حصول لازم و ضروری قرار دیا گیا تو محض زمانہ کی ضرورت سے ورنہ فی نفسہٖ یہ علوم مقاصد اسلام سے کسیطرح نہیں ہو سکتے ہیں تو یہاں سے یہ امر بھی بخوبی واضح ہو گیا کہ بعض حضرات جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ منطقی و فلسفی علوم بھی اسلامی علوم قرار دیے جاتے تو سلف صالحین حضرات صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین بھی ان علوم کی طرف ضرور توجہ کرتے نہایت بیمعنے اعتراض ہی کیونکہ اُس زمانہ میں ان علوم کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور یہ ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ ان علوم کا اسلامی علوم ہونا محض زمانہ کی ضرورت کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو اب اسوقت جبکہ

زمانہ نے بعض جدید علوم کو بھی پیدا کرکے اسلام کے مقابلہ میں قایم کیا ہے اور مخالفین اسلام نے انکی اعانت
و امداد سے اسلام پر حملے اور اعتراضات کرنا شروع کر دیے ہیں تو اسوقت بہت ضرورت ہے کہ ان علوم کیطرف
بھی پوری توجہ کیجاے اور ان علوم سے واقفیت پیدا کرکے مخالفین کے اعتراضات کا الزامی و تحقیقی دونوں
طور سے جواب دیکر اسلام کی قوت و شان دکھائی جائے نہایت شکر کا مقام ہے کہ اسوقت علماء دیوبند
زمانہ کے حالات سے باخبر ہو کر اسطرف پورے طور پر متوجہ ہو گئے ہیں اور اسی قسم کے اُمور کی انجام دہی کے واسطے
چند مدت سے ایک انجمن جمعیۃ الانصار کے نام سے قایم کی ہے کہ جسکا سالانہ جلسہ ابھی چند روز ہوئے مرادآباد
میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اب ہمکو صرف انہیں علوم کی ضرورت ہے
اور قدیم منطق و فلسفہ کی ضرورت اب ختم ہو گئی ہے جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے کیونکہ ہمکو اپنے علم کلام کی
ہمیشہ ضرورت ہے اور اس سے کسیوقت استغنا و بے نیازی ہمکو نہیں ہو سکتی ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ اس علم کو ہماری
علماء نے اس وسعت و احاطہ کے ساتھ مدوّن کیا ہے کہ جب کبھی کوئی مخالف اسلام پیدا ہو تو یہ علم اُسکی مغلوب
کرنے میں ہمیشہ ہماری مدد کریگا۔ چنانچہ اسوقت جو آریہ جماعت نے اسلام کی مخالفت و مقابلہ پر کمر باندھی ہے اور اسلام پر
کھُلم کھُلا اعتراضات شروع کر دیے ہیں تو اسوقت جو علما اُنکا مقابلہ کر رہے ہیں اور ہر طرح اُنپر غلبہ حاصل کر رہے ہیں
تو اُنکے پاس سوائے اس علم کے اور کوئی ایسا زبردست آلہ نہیں ہے کہ جس سے یہ غلبہ حاصل کر سکتے۔ اور یہ علم کلام منطق
و فلسفہ سے اسقدر مخلوط ہے کہ بغیر منطق و فلسفہ کے اس علم کلام کا حصول غیر ممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے تو جسطرح
اس علم کلام کی ہمیشہ ہمکو ضرورت رہیگی اسیطرح اس قدیم منطق و فلسفہ کی بھی ہمکو ضرورت باقی رہیگی۔ البتہ زمانہ کے
تغیر و انقلاب سے حسب ضرورت زمانہ اور نئے نئے علوم کی بھی ضرورت ہوتی رہیگی۔ اور اسکے موافق ہمارا نصاب تعلیم
بھی تغیر و ترمیم کے قابل سمجھا جائیگا۔ تو اس زمانہ میں ہمارا نصاب تعلیم جامع و کامل اسیطرح ہو سکتا ہے کہ علاوہ ان قدیم علوم مروجہ
کے جدید علوم بھی کہ جنکو اس زمانہ نے لازم و ضروری کر دیا ہے داخل کیے جائیں ورنہ جو طلبہ مدارس سے فارغ ہو کر نکلینگے وہ
کسیطرح جامع الصفات نہیں ہو سکینگے۔ حضرات یہی وہ سبب ہے جسکی وجہ سے ہمارے سرکار ابد قرار حضور پُرنور جناب
نوابصاحب بہادر دام اقبالہم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے اس قدیم علمی و اسلامی مدرسہ کو حسب اقتضائے وقت جامع
و کامل بنایا جائے۔ اور مناسب وقت علوم کی بھی اسمیں تعلیم قایم کیجائے لیکن یہ کام بغیر لایق منتظموں اور مدبر افسروں کے

کسیطرح انجام نہیں پا سکتا تھا تو اس کام کی انجام دہی کے واسطے اُن حضرات کو منتخب فرمایا

کہ جو پبلک کیطرف اُٹھی نظر انتخاب کی —

یعنی ہمارے مکرم و معظم جناب مولانا سید محمد نجم الحسن صاحب مجتہد العصر و الزمان کو اس مدرسہ کا ڈائرکٹر مقرر فرمایا جو کہ علاوہ علمی فضل و کمال کے تعلیم و تربیت میں ایک خاص تجربہ و مہارت رکھتے ہیں اور اسکے ساتھ حالات زمانہ سے بھی باخبر ہیں — اور ہمارے معزز و محترم عالیجناب صاحبزادہ محمد مصطفےٰ علی خاں صاحب ہوم سیکرٹری بہادر کو اس مدرسہ کا اعلےٰ افسر قرار دیا جو کہ نہایت روشن خیال اور اعلےٰ درجہ کے مدبر ہیں اور اسکے ساتھ اہل دل اور قوم کا درد رکھنے والے ہیں - ان لایق افسران نے مدرسہ کی صلاح و فلاح کی طرف پوری توجہ فرمائی اور تعلیم و تربیت کو ہر طرح مفید بنانیکی کوشش کی - علوم قدیمہ میں علم ادب کہ ہمیشہ سے کار آمد و مفید سمجھا گیا ہے اور چند مدت سے طلبہ کا اعتنا اُسکی طرف کم ہو گیا ہے اسکو ہر درجہ میں لازم کیا اور اسکے ساتھ عربی تحریر و تقریر کی بھی پوری توجہ دلائی - اور تاریخ و ریاضی وغیرہ مفید علوم کی تحصیل و تکمیل کی پوری تاکید فرمائی اور بعض کتب جغرافیہ و فلسفہ جدید کا اضافہ کیا - الغرض اس نصاب تعلیم کو ایسا جامع و کامل بنایا کہ اگر پوری پابندی کے ساتھ اسکی تعمیل اسوقت تک ہوئی ہوتی تو آج اسکا عمدہ اثر آپ حضرات ملاحظہ فرما کر محظوظ ہوتے لیکن سال گزشتہ بعض ناعاقبت اندیش دشمن عقل و دین طلبہ نے بجائے اسکے کہ اپنے مہربان حکام کا شکریہ ادا کرتے اور اس مفید نصاب تعلیم سے فائدہ اُٹھاتے اولٹی اس نصاب کی شکایت شروع کر دی اور اسکو اس حد تک پہونچایا کہ عام اہل شہر کو ایک قسم کی بدگمانی پیدا ہو گئی اور عام طور پر یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اس مدرسہ اور علوم اسلامی کا خدانخواستہ اب خاتمہ ہو گیا - لیکن ہمارے لایق حکام نے اس لیاقت و متانت سے اسکا انسداد فرمایا اور اس شورش و فساد کو اس خوبی سے مٹایا کہ ہر شخص کو حکام کی نیک نیتی و خیر خواہی کا پورا یقین ہو گیا - اور سب سمجھ گئے کہ یہ ان احمق طلبہ کی نادانی تھی کہ اپنی اصلاح و بہبودی کو بھی یہ نہیں سمجھے - اس موقع پر ان معزز حکام نے حسب اجازت بندگان اعلیحضرت حضور پُر نور دام اقبالہم اس بندۂ ناچیز کو جو کہ اس مدرسہ کا قدیم خادم اور ریاست کا دیرینہ نمکخوار ہے بعہدہ پرنسپلی مقرر فرما کر اعزاز بخشا اور درجہ اول درجہ تکمیل کی تعلیم بھی میرے متعلق کی - اور یہ وہ وقت تھا کہ ختم سال و امتحان سالانہ میں صرف دو ڈھائی مہینے باقی رہگئے تھے اُسوقت تک تین کتابیں الٰہیات شرح تجرید - و کتاب الاشارات - و مقامات بدیع بالکل شروع نہیں ہوئی تھیں اور

اور تفسیر بیضاوی کے صرف ڈہائی رکوع ہوئے تہے۔ اور میرزاہد اُمور عامہ۔ و مسلم الثبوت کی بھی ایک معتد بہ مقدار باقی تہی۔ اور اسوقت ان کتب کی پڑہنے والے درجہ اوّل میں صرف چھ (۶) طلبہ تھے۔ میرے مقرر ہونے سے نو (۹) طلبہ درجہ اول میں اور داخل ہوئے۔ اور مجموع طلبۂ درجہ اول میں پندرہ (۱۵) ہو گئے۔ میں نے نہایت محنت و کوشش کر کے اُن چھ (۶) طلبہ کو جو شروع سال سے درجہ اوّل میں داخل تھے بقیہ کتب اور نو (۹) طلبہ کو جو جدید داخل ہوئے تہے ابتدا سے کل کتابیں پڑہانا شروع کیں اور ہر ایک کتاب کو ایک معتد بہ مقدار تک پڑہا کر شریک امتحان سالانہ کے قابل کر دیا۔ چنانچہ یہ کل طلبہ شریک امتحان ہوئے۔ اور نو (۹) طلبہ جو جدید داخل تہے وہ سب کامیاب ہوئے۔ اور چھ (۶) طلبہ جو شروع سال سے اس درجہ میں تھے اُنسے تین (۳) کامیاب ہوئے اور تین (۳) فیل۔ اور ان جملہ طلبہ میں بندہ زادہ حافظ افضال الحق نمبر اول پر کامیاب ہوا۔ اور اسی سال میں یہ مدرسہ عالیہ کلکتہ کی بھی جماعت اول میں شریک امتحان ہو کر اعلیٰ نمبر پر کامیاب ہوا۔ اور گورنمنٹی سرٹیفکٹ حاصل کیا۔ اور اُسی سال ایک دوسرے طالبعلم حافظ رحمت اللہ نے بھی دو اعلیٰ جماعتوں میں دوسرے نمبر پر کامیابی حاصل کی۔ یہاں مدرسہ عالیہ میں درجہ اول کے امتحان میں دوسرے نمبر پر پاس ہوا۔ اور درجہ مولوی فاضل یونیورسٹی پنجاب کے امتحان میں بھی نمبر دوم کی کامیابی حاصل کی۔ ان ہر دو طلبہ کی کامیابی قابل تحسین و لایق قدردانی حکام بالا ہے۔ اسکے بعد دیگر درجات کے نتیجہ امتحانات کی حالت بھی عرض کرتا ہوں۔ درجہ حدیث شریف میں گیارہ طلبہ شریک امتحان ہوئے دس پاس اور ایک فیل اور ان سب طلبہ میں اول نمبر سید محمد یوسف کامیاب ہیں۔ درجہ دوم میں نو (9) طلبہ شریک امتحان ہوئے آٹھ کامیاب اور ایک فیل اور ان سب طلبہ میں محمد زبیر نمبر اول ہیں۔ درجہ سوم میں ۱۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے اور وہ کامیاب ہیں اور ان سب میں خلیل اللہ نمبر اول ہیں۔ درجہ چہارم میں سات طلبہ شریک امتحان ہوئے پانچ کامیاب دو فیل اور ان سب میں شفیع الدین نمبر اول ہیں۔ درجہ پنجم میں سات طلبہ شریک امتحان ہوئے چھ پاس ایک فیل اور ان سب میں سید محمد خلیل نمبر اول ہیں۔ درجہ ششم میں ۱۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے جنمیں پانچ پاس باقی دس فیل بجز اس درجہ کی اور کل درجات کا نتیجہ امتحان اچھا ہے۔ اور اسکے ماتحت تین درجات ہفتم و ہشتم و نہم میں تقریری امتحان ہوا انکا نتیجہ بھی اچھا رہا۔ اب میں اس مضمون کو اس جملہ دعائیہ پر ختم کرتا ہوں کہ ہمارے قدردان علم و اہل علم رئیس اعظم دام اقبالہم و جملہ علم دوست حضرات قایم و دایم رہیں۔ آمین ثم آمین۔ فقط

تقریظ جناب مولوی احمد امین صاحب مدرس دوم مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی اثنی علی نفسه - واثنی المحامد مكانا عليا والصلوة والسلام علی محمد المصطفی الذی
نضّر رياض العلم لذويه وهداهم صراطا سويا - فصادوا به احسن اساسا ورئيا - واحسن ندیا
ونديا - وآله المطهرين الذين كل منهم نجم حسن لاهتداء من كان عصيا - وظهر بهم من الاسرار ما كان
مكتوما وخفيا - وصحبه الذين وقروه وعزروه ونصروه نصرا مؤزرا قويا - واتبعوا النور الذی انزل اليه
ليفصل الحق ويميز الباطل - وارتفع به منهم شيئا - وبعد فان العلم فضيلة لا فضل لفضيلة
عليها ومنقبة لا منقبة افضل منها فهو احق باستحقاق التعظيم واسبق فی استيجاب التكريم - وارفع
المكاسب - واعلی المناصب - لذا تری الملوك والرؤساء والسلاطين والوزراء والعلماء والحكماء
لا يزالون ابدا الاجتهاد فی اظهار رونقه - واحترام اهله والاثابة علی تعليمه واكرام اهله -
وكان المعتضد بالله لما بنی قصوره المعروفة بالشماسية ورتبها له المهندسون زاد
فی ذرعها فوق الذی اختطوه فسئل عن ذلك فقال اريد ان اتخذ فيها مساكن وغرفا يسكنها
رؤس الفضلاء والعلماء واجری عليهم الادرارات - وكان مقصوده انتشار العلم والزيادة فی الفضائل
وكذلك كان المامون يشتغل بعلم النجوم واتخذ الرصد فصنف له الزيج المامونی وظهر فی زمانه الفضلاء
من المنجمين مثل ابی معشر وغيره - وقرأ العلم فی صغره وبرع فی الفقه والعربية وايام الناس ولما كبر
عنی بالفلسفة وعلوم الاوائل ومهر فيها - فهو بهذا عُدّ من كبار العلماء - ولقد اجاد بعض ملوك
الفارس فی قوله اما اهل العلم فلهم علينا ان نسمع منهم - ونرفع مراتبهم ونوسع لهم ما ظهر به
صلاحهم - ولم يكن فی الدنيا اعظم دولةً ومملكةً ولا ادوم اياما من دولة الفرس ودولة
اليونان وسبب ذلك تعظيمهم للعلوم والحكم ورعاية من يشتغل بها حتی كان اكثر ملوكهم علماء
وحكماء - وهذا كله لا يخفی علی من تتبع اخبار المتقدمين ايام الناس فسلسلة التعليم والتعلم

جرت على هذا المنوال بفضل المنعم المفضال - قرناً بعد قرنٍ وزماناً بعد زمانٍ في كل من فوق من السلاطين
والامراء في كل قطعة من الغبراء - بذل جهده في نشر العلم ما ليس له احصاء - حتى انتهى هذا الامر في ارض الهند
ثم في رياسة الرامفور حفظها الله عن الشرور - واحدفها بالسرور - الى من عمّ جوده الخاص
والعام - وتجملت بصفاته الشهور والاعوام - وتشرفت بدولته الليالي والايام - كثير البر والصدقات
متنوع في وجوه الانعام والاطلاقات - يشمل فضله الداني والقاصي - ويعترف له الطائع والعاصي
مع ما خصه الله به من نشر العدل في الرعايا - وبذل الانصاف في قضايا - وقمع المتمردة ونشر الامان
وكف الفتن وحمل الناس على اقوم سنن - وقرب اهل العلم والدين - وعمارة المساجد والمدارس
واعلاء منار الدين الامير ابن الامير ابن الامير ابن الاميرنا ثمر الدهر و الدهر افتخار الامراء العالي الجناب النواب
محمد حامد علي خان صاحب بهادر دام اقباله وملكه - فهو افضل رؤساء الزمان
حزماً وعزماً وعلماً ورايا ودهاءً وهيبة وشجاعة وسودداً وسماحة ففرق مالا عظيماً على البناء
والمدارس وتجديد الرسم الدارس لا سيما المدرسة العالية الكبرى - والجامعة السامية
العظمى - فانها وان كانت مدرسة قديمة لا نظير لها في ارض الهند - ولا زالت تحت حماية الرؤساء
العظام والامراء ذوي الاحترام افاض الله عليهم سبيل الغفران لكنها منذ دخلت تحت ظلال الممدوح
الموصوف ترقت في مدارج الكمال - وعرجت معارج الاستكمال حتى كلت الالسنة من شرح عروجها - وقصرت
الاعين عن سرح مروجها - وذلك بسبب انه بذل الاجتهاد في اظهار رونقها واكرام اهلها و
اتخاذ درس الفضلاء واجرى عليهم الادرار والنفقات حتى صارت المدرسة العالية منزل المتادبين
وملتقى القاطنين منهم والمتغربين ففيها شيوخ منقول ومعقول وفروع واصول وغيرها من الفنون
الشريفة والعلوم النفيسة - ومن جملة امتنانه على المدرسة واهلها ان اعطى لانتظامها من
اراكين الرياسة واعيان الدولة من هو المصطفى اسماً وصفة في اتحافها الموصوف بحسن الصورة والسيرة
البري من الشين الامير ابن الامير ابن الامير صاحبزاده محمد مصطفى علي خان صاحب
بهادر فهو من اعلى الناس قدراً - واوسعهم صدراً واحسنهم خَلقاً وخُلقاً واطيبهم اصلاً واجلهم فعلاً -

ثم ارطبهم لساناً واعظمهم شاناً واوفرهم راياً وعقلاً واجودهم فهماً وذكاءً فهو كفيل لسلسلة
التعليم زعيم لنظمها ونسقها وترتيبها وتزئينها باتم وجه واحسن نهج ومن دلائل حسن نظمه وجودة
فهمه التدبير الذي دبّره في العام الخالي لاصلاح زيغ من يدعي من الطلبة بالبنجابي الذين فعلوا ما فعلوا
من الاعتساف والتضليل فاضلوا كثيراً وضلوا عن سواء السبيل فنصح لهم غاية النصيحة مع خلوص
الطوية وصفاء النية فهو حري بان ينشد ما قيل ~

تضل عقول الناس في نعت فضله		وتغرق في امواج افضاله الفكر	

ومن لا حظ له من النهى ولا وصل فكره المنتهى ولم يتفكر في العواقب وما في عكس هذا التدبير
من المصائب عابوا عليه هذا التدبير وشددوا النكير ~

اذا لم يكن للمرء عين صحيحة		فلا غرو ان يرتاب والصبح مسفر	

هذه زبدة من صفاته وانموذج من كمالاته والا فما لي في لجة هذا البحر مسبح ولا في ساحله مسرح
والقول يقصر عن التحصيل وليس لي مكاثرة اليم من سبيل وعين من علماء الدولة العالية ادامها الله
من هو فريد العصر نجم الدهر مقبول الصورة عظيم الخلق شريف النفس كريم العهد بليغ الفصاحة والكلام
حاذق البراعة والاهتمام متبحر انواع العلوم مالك زمام المنثور والمنظوم صاحب الرشد والمعرفة
والايمان قبلة العصر مجتهد الزمان المولوي السيد محمد نجم الحسن دام ظله فانه نجم
ما طلع نجم في فلك السعادة اسعد من نجم طلعته ولا سطع كوكب في اسماء الشرافة اشرف
من سماك رفعته فهو دام ظله يبين لمن تحت ظله من الحكم ما فيه تهذيب النفوس وتقويم الخواطر
وتصحيح الفكر وتعديل الامزجة والجذب الى الاخلاق الحميدة والسنن الصحيحة ويحض من التذكير ما يلين
القاسي ويقود العاصي ويجتهد في حسن الانتظام للمدرسة العالية واهلها وابادة الخلل اناً فاناً
ما يوجب الزلل والتوصية لهم بان يكونوا مجامع العلوم ومنابع الفنون من البلاغة والبراعة وعلم
الشريعة والتاريخ والكتاب العزيز والتفسير والاحاديث النبوية والآثار المروية والجغرافية
وعلم الحساب والهندسة وحسن الخط والتحرير والتقرير جيد في العلوم العربية لا سيما الادبية

فانها اليوم صناعة رميت فی زعمهم بالكساد مما ظهر فی الارض للفساد فمنهم من جذب الادب و قل من عند فيه ودأب۔ فمن اراد ان يغوص فی تيار بحار الكتاب الالٰهی وقرائته ويتفحص عن لطائف الكلام النبوی وفوائده وهو غير عالم بهذا العلم فقد ركب متن عمياء وخبط خبط عشواء۔ ولكن انها لا تجدی من تفاريق العصا۔ وكل الصيد فی جوف الفرا۔ يستعمل المداراة الموجبة للمصافاة مع كل صغير وكبير ويمحض النصح فی كل نقير وقطمير وخمير وفطير وما انفك همه مصروفا لترغيب اهل العلم فی مطالعته وتحريصهم على اقتنائه وتحضيضهم للنشر وان يجمعوا على درء المفاسد وحفظ المصالح فلاجل هذه كل من لم يتخل بظله على اختلاف مذاهبهم وتفرق مشاربهم وتشتت مسالكهم وتنوع اذواقهم وتباين اشواقهم شاكرون لاحسانه وانعامه طالبون لرضوانه راضون من حسن انتظامه متفقون على طاعته وامتثال احكامه متحرون مرضاته متمنون صيانته ثم توجها بحسن الاتفاق الى اصلاح المدرسة العالية باحسن الوجوه مما مضى واتم الاطوار مما خلى ففوضا باجازة صاحب الرياسة وقبوليته دام اقبالهم ملك سلم الانتظام الداخلی للمدرسة العالية الى من هو امام مصرنا وهمام عصرنا زبدة المتقدمين لباب المتاخرين جامع المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول لطيف الخلق حسن الخلق مظهر فضل الحق استاذی ومولائی المولوی محمد فضل حق دام فضله وافضاله۔ فلما قلده فی امر الانتظام الداخلی الزعامة اصطفته الخاصة والعامة۔ فاخذ بقلوب اهل المدرسة بما فيه من الفطنة والذكاء و غزارة العلم والعقل ونهض الى تجديد الانتظام الدارس للمدارس واصلحه باذكی دلالة والطف اشارة۔ وعمره اسرع من البرق احسن عمارة۔ وما اخر عمل اليوم الى غد وقوم الاود وبلا او واغمض فی بعض الاوقات فاظهر كانه ما رأى ما جرى ولا سمع ما طرأ لمصلحة الوقت وهذا هو التغابی المحمود ولقد قيل ؎ ليس الغبی بسيد فی قومه ولكن سيد قومه المتغابی ۔ مع هذا اخل بتدريس الطلاب وتكميل ذوی الالباب۔ فالمدرسة العالية اليوم تهتز من الفرح والسرور على خلاف ما قد كانت تدعو الويل والثبور۔ ومن جملة اسباب ترقيها ان توجه من ارکان

الریاسۃ واعیان الدولۃ من ھو جامع لخصال الخیر صاحب الوقار والحلم جید الفھم اصیل الرای
متین الدین ذی الکرم والجود والسخا محب العلم والعلماء صاحب الحسب والنسب محمود العواقب الحافظ
احمد علی خان صاحب فسن سنۃ حسنۃ اکراما لاھل العلم واحتراما وترغیبا لھم ببذل الدینار
والدرھم والمشوق للعلم فصار مصداقا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن سنۃ الحدیث فقد الفرح
بطریق صار ابا عذرۃ ومفتضب حلوہ ومرہ فللہ درہ وشکرہ - ثم اقتدی بہ من سواہ من
اراکین الدولۃ فصار امر الاعطاء عظیما واعزاز اھل العلم جسیما فعلی اھل العلم ان یدعوا للرئیس والریاسۃ
وارکانھا واعیانھا ویشکروھم فان لم یدعو بوطنا لتشکیل والحسا رمنوط بالکفر - ویبذلوا الطاعۃ
للرئیس والاستقامۃ لامرہ والانقیاد لحکمہ وعلی الامراء ان یکشفوا عن احوال اھل العلم فیعرفوا
من اختلت احوالہ فیکرمونہ ویحترمونہ ویضاعفون فی الاحسان الیہ لان فیھم من ھو مصداق
قولہ تعالی یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا فانھا
من محاسن ارباب الاموال ومزایاھم التی تنقل عنھم وتحسن بھا ایامھم وتورخ بھا سیرھم - ھذا ما
کتبہ قلم الاستعجال مع ضیق المجال ذا الخاطر منقسم بین تدبیر المعاش واعداد ریاش واصلاح
حال وفکرۃ فی مال ومعاناۃ دھر فی صروف عام وشھور فی ھذا کلہ عذر ان وقع تقصیر و
لا ینفرد بالکمال الا العلیم الخبیر - نمقہ العاصی احمد امین المدرس الثانی فی المدرسۃ العالیۃ الرامفوریۃ

قصیدہ جناب مولوی محمد فضل الحق صاحب کامیاب درجہ اول نمبر (۱)

دموعی علی ربع الحبیب سواکب — وقلبی اذا ابتہ النوی والنوائب
عیونی اذا ما جدن جدن بمھجتی — وان غض شبت فی ضلوعی اللواھب
الا ایھا الاحزان الا صب بعضھا — علی النھر امست وھی سود غیاھب
ابیت وفی الاحشاء نار تاججت — لواعجھا والقلب ولھان واجب
فطورا اقاویل العذول تھمنی — واخری اباطیل الوشاۃ الکواذب

فكيف وان الحب قد حيط من دمي — وكيف وان الوجد حلف ولازب

اترجو شفاء والنوائب غيرت — روائك وابيض اللحى والذوائب

اترجو شفاء والعيون تغمست — وقد ودع القلب المحبا والترائب

هل الوصل والآساد تحمي فناءها — وسمر الرماح والسيوف القواضب

وكادت دجى الاحزان تهلكني فاذ — تلالأ نجم لامع النور ثاقب

له العزة القعساء سامية الذرى — وبيض المزايا والعلى والمناقب

فدلت العلوم لا يزال جنابه — يجاب اليه المقفرات السباسب

تحط لديه الركب من كل جانب — وتسري اليه الصافنات النجائب

مكارمه جلت وعزت فاصبحت — تخر له الشم الجبال الشناخب

حمى عن ذمار الدين والدهر قد غدا — هزائمه يسطو عليها الثعالب

واخر قولي مدح من هو ناظم — فرائد عقد الملك للامر نائب

وماحة مولى سيد الناس كلهم — زعيم الورى تهوي اليه المناصب

تخر له هامات عز وسودد — وتعنو له جيد العلى والمناكب

جبابرها من قد خضعوا له — سجودا وخافته الاسود الغوالب

هدى الناس نحو الدين نور جبينه — وليس كما يهدي النجوم الثواقب

سويد علم الدين حامي ذماره — معاد لاعداء الاله محارب

علي امير المؤمنين وليه — واخمد من حاميه والله صاحب

سما في سماء المجد والعز راقيا — ونزيدت له في كل يوم مناقب

ان هي الا بضاعة مزجاة ان تلقيتموها بالقبول فهو كمال المسئول وقصارى المأمول نمقها خادم الطلاب **محمد افضال الحق** بن الجناب المستطاب البحر الغشمشم والبحر الغطمطم العالم العليم الفاضل الافخم ثمال الايتام والارامل محط رحال الافاضل

مولانا محمد فضل حق مد ظله العالی بدوام النجوم اللیالی المتصدر علی وسادة العلوم المخاطب بخطاب پرنسپل لمدرسة عالية من ریاسة رامپور ادامها الله بالسرة والحبور۔

قصیدہ مولوی محمد ضیاء الدین صاحب مدرس دوم مولوی مدرسہ عالیہ رامپور

إذا رأیتَ محیا اُرُوبتَ حیناً — کالبرق یلمع قبل الغیث للظامی
یهدیك منظرها یکفیك ملتزما — یعطیك متبسماً کالبارق الهامی
اذاقام حجاجُ الدین نفحتهُ — بحسن رأی وتسدید واحکام
دم یلق بحثاً علی بحر یخالفه — الا استقام بایمان واسلام
لما رأت فضله الافرنج صفن له — القاب عز باجلال واکرام
ولا تزال تنقی کل منقبة — حتی تنادیه بالسلطان والهامی
حتی تدین لك الاملاك قاطبةً — هذاك جاث وهذا تحت اقدام
حتی تدین لك الدنیا وساکنها — وینعش الکل تحت الوابل الهامی
موفرلك ما تبغیه من دعة — فی صحة ونشاط طول ایام

الداعی محمد ضیاء الدین مدرس دوم مولوی شاخ لاہوری مدرسہ عالیہ

تقریظ نثر و نظم مولوی عبد العزیز صاحب طالب العلم درجہ منشی فاضل مدرسہ عالیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد لا تعالی ما هدانا لدقائق العلوم وغوامض المنقول والمفهوم واصلی واسلم علی نبیه وصفیه من رمیت به النجوم وعلی اله واصحابه هداة الملة ودعاة الشرعة کالبلی الاجیاء والحلوم۔ وبابعد فان اول مایفترض والطفل رضیع۔ ویتساوی فیه الوضیع والرفیع۔ تادیة شکر من

سُنَّتہ السنیۃ ۔ وعَقوتہ العلیۃ ۔ عرصتہ البہیۃ مطمح الانظار النظار ۔ ومہبطا الانوار عیون الاعیان ۔ ومناخا للرفا حلّ
الکثیرۃ التیسار ۔ الناظم المہالک ۔ والمقتحم المہالک ۔ ماوی الملوک ۔ ومثوی الصعلوک ۔ غیاث الملہوف ۔ وفکّ
المغلول والمکتوف ۔ من فرش جناح کرمتہ لطوائف الانام ۔ وافاض عیون افضالہ علی الکرام واللئام ۔ ورّی
بنمیر مکرمتہ غُلّۃ العطاش ذوی الہُیام ۔ واشبع غرثی الفواضل بلذائذ الماکل ونفائس الطعام ۔ نظم فی سلک
کفالتہ شتات المہام من یابسہا ورطبہا ۔ وانار بلوامع عدالتہ وسواطع ایالتہ اقطار البلاد من شرقہا الی غربہا
وازاح باضوار سیاستہ وانوار کیاستہ غیاہب الجور ولُظُلَم الظُلَم ۔ حتی تالقت الغرأ واشرقت الارض بنورہا

قصیدہ

طاب الزمان وراق منظرہ لنا	وتجبس الانوار فاخضر الدنا	وصفت میاہ بالقناۃ کانہا	قلب المحب ضمیرہ قد اعلنا
وکان شیخ الارض اصبح منکرا	عود الشباب فجاء مزن موقنا	وشدا الحمامۃ فی فصاحۃ لسنہ	فامال من اغصانہا ما اخشوشنا
واجتاب جد الارض حلۃ سندس	خضر تراہ مہلہلا ومزینا	واحمر خد الورد من لطم الصبا	وبکی دما کالصب ثمت اعنا
والنرجس الغض الطری محملق	فکانہ یرنوا الامر ما عنی	ہوا المروۃ والفتوۃ والسخا	ءۃ والصلاۃ والتواضع فی الغنی
الغیث محتویا علیہا فی الصبا	حامد علی النواب ذاک المحسنا	من بیت مکرمتہ بنی اسلافہ	منہا فاکمل ما بنوہ واتقنا
تتہلل للمعتفین جبینہ	طلق مباشرۃ وسمح دینا	یفنی الطرائف والتلاد ویاتقی	الذکر الجمیل یعید خیر المقتنی
اقصر سحاب لا تحاک نوالہ	لغیاث ملہوف واسباغ المنی	راس اذا طاش الحلوم موقرا	لرزیۃ حلّی وخطب یعتنی
واراد طائر عزمہ قطف العلی	فعلا علی نخل المعالی واجتنی	شق الالہ من اسمہ وحبیبہ	اسمالہ خیر السمات مرقنا
فاللہ محمود واحمد حبہ	فالسحا مدا لزاکی الجواہر معدنا	لم یبق منقب منقب الاتی	وابی سیاشرۃ والنقائص اسخنا
واذا نظرت الی جماجم حولہ	زین المشاہد والمحافد والسنی	صادفت عرصتہ السماء وجنبا	زحل الفنا وجبہ شمس السنی
والمصطفی بدرا منیرا حولہ	یجنی من الطوبی القطائف والجنی	عنت بحبتہ ابیلا بن قی الربا	ونفضلہ بلطف الشفاء وآمنا
والنجم مثل السعد الاکبر قاضیا	یقضی ویکشف معضلات معلنا	یشفی مریض الجہل من تقاتہ	وکلامہ یزیل داء مزمنا
	ویری الدرایۃ والتقی مستحسنا	ویری الزہادۃ والغنی مستہجنا	

ومن آثارہ البہیۃ وتذکارہ النبیلۃ تاسیس المدرسۃ العالیۃ التی ہی کاسمہا عالیۃ سامیۃ ینبوع انہار فیوض العلوم

والافادات۔ عين زلال فنون الفنون والافاضات۔ محط رحال طلبة العلوم وزوارهم۔ ومهبط لامتعة رجالة عفاة المسائل وكلا كلهم كم من ثلة جهال اتت رامفور وجهدت فى اكتساب العلم فاضحت اعلم اهل الارض واقفة على جلائل المسائل ومطلعة على النفل والفرض۔ ورب اهل بلاد كانوا فى زاوية الخمول منزوين۔ وفى حضرات الجهل منهوين اذا رتقوا بين سعادة مؤسسى المدرسة ومدرسيها على اعلى ذروة الكمال ونجوا من حضيض الجهالة واطلعوا على انجاد لم تبلغ مداها جواد الوهم والخيال اسسها نوابنا العالى الجاه ملثم الوجوه ومقبل الافواه اطال الله بقاءه وادام على رؤس الخلائق ظلاله وضياءه وارغم انوف حساده وعداته وصيرهم له طوع الجناب۔ وصب عليهم ربك سوط عذاب۔ وفوض نظم مصالح المكتبة ونسقها وانتظام مهامها ورتقها وفتقها الى همامين احدهما ميمون النقيبة طاهر السريرة الامين المعتمد الرزين المقتصد صاحب السيف والسنان والقلم واللسان۔ الدستور الاعظم۔ والنديم الافخم مصطفى عليخان لازال مسرور الفؤاد وقرير العين ما كر الجديدان وثانيهما القمين بالفخار۔ كريم النجار محمود الآثار۔ مذكور الاخبار ان عد كرام العشائر وافاضل القبائل فهو نسيج وحدها او ذكر حملة العلم اتفق الانام على انه ابن بجدتها ونبوعها وسعدها كريم الشمائل جميل الشيم معدن الفضائل وحدلناس كلهم۔ الفاضل الكامل الجوهر الفرد فى هذا الزمن جناب الشيخ السيد نجم الحسن لازال نجما مضياء وفا حفيا فارغ البال خليا مقتطفا من ثمار العيش طريا جنيا هنيا۔ (فى صنعة التوشيح) (ن) نما اصله وسما فرعه۔ (ج) جميل الشمائل جم المنن (م) مريع خصيب لمن يعتري (ا) اذا اجبرته خطوب الزمن (ل) لطيف بمن شانه جرمه (ح) حليم اذا الغيظ انشا الضغن (س) سطيع البلاغة غالى الثمن (ن) نجيب السلائل نجم الحسن

تقریر عالیجناب مجتہد العصر والزمان جناب ڈاکٹر صاحب مہا مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ الطاہرین ۵

حضرات! میں اس مجمع کے مشاہدہ سے جو مدرسہ عالیہ کی اصطلاح میں تقریب تقسیم انعام سالانہ فراہم ہے نہایت مسرور ہو رہا ہوں کہ اسلامی علوم کی حمایت میں تہ دلسے جلسے کی شان نظر آرہا ہے۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کی علمی ترقی میں ہر طرح متوجہ ہی۔ ملک میں تعلیم کا جوش پھیلا ہوا ہی۔ اس ریاست کی زمامِ حکومت جن مبارک ہاتھوں میں ہے سررشتہ تعلیم کو اعلیٰ پیمانہ پر جاری کر رکھا ہی ایک طرف مشرقی علوم کا ستارہ چمک رہا ہے ایک طرف مغربی علوم کا آفتاب اوج ترقی پر ہے۔

نہایت عمدہ موقع ہی کہ ہمدردانِ اسلام عربی علم میں بخواہ ترقی کریں اور ایسے موقع کو نہایت غنیمت سمجھیں۔

اِس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ اس مدرسہ کے نصاب میں مفید ترمیم واضافہ کیا گیا ہی لیکن اتنی ہی مدت میں جو آثار ظاہر ہوئے وہ مستغنی عن البیان ہیں اہل شہر ہی اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں کہ اب مدرسہ کی شان کچھ اور ہو گئی ہی۔

آج اس مدرسہ کے طلبا عربی میں قصائد بھی پڑھ رہے ہیں عمدہ مضامین بھی بیان کر رہے ہیں نیز بانی تقریریں بھی عربی میں کر رہے ہیں اور آیندہ اس سی زیادہ اُمید ہے۔

یہ طلبہ ضرور ایسی استعداد میں جس قسم کا کام لیا جائے اُسکی صلاحیت رکھتے ہیں اگر ضرورت ہے تو اسکی کہ اُس کام کی راہ بتائی جائے اُس طرف توجہ لائی جائے۔

اِنمیں قابلیت ہی کہ اگر چاہیں تو علوم جدیدہ کو اُسیطرح حد کمال تک پہنچا دیں جسطرح علوم قدیمہ کو حد کمال تک پہونچاتے ہیں اگر متوجہ کیا جائے اور موقع دیا جائے تو دوسری باتیں بآسانی عمدہ طریقہ سے حاصل کر سکتے ہیں اِنمیں قابلیت ہے کہ ہیئت حساب مساحت و اقلیدس میں نمایاں ترقی کریں۔

خلاصہ یہ کہ کوئی کمال کوئی ہنر کوئی صنعت ایسی نہیں جسمیں ترقی کرنے سے عربی طلاب قاصر ہوں البتہ یہ ضرور ہی کہ اُنکی تائید کیجائے اُنھیں امداد دیجائے اُنکے لیے سامان بہم پہونچایا جائے۔

بنابریں مسلمانوں پر فرض ہی کہ علوم عربیہ کی ترقی میں بدل وجان ساعی ہوں اور ان علوم کو جو زمانہ کی ناموافق ہوا سے ضعیف بلکہ نیم جان ہو گئے ہیں مردہ نہونے دیں لیکن خلوص نیت کے ساتھ تقرب الی اللہ سمجھکر متوجہ ہوں اکثر کوششیں جو رائیگاں اور برباد ہو جاتے ہیں اور کوئی ثمر اُنپر مترتب نہیں ہوتا اُسکا سبب یہی ہی کہ خلوص نیت سے کام نہیں کیا جاتا۔ رضائے الٰہی کے لیے کوشش نہیں ہوتی بلکہ ظاہرداری اور دنیا سازی اور ریاکاری پر بنا ہوتی ہی۔ اصلاح نیت کے ساتھ کام کیا جائے تو ہرگز ناکامی نہیں ہو سکتی۔

اِس مدرسہ عالیہ میں سال گذشتہ طلبہ کا عدد بہت کم ہو گیا تھا اور نا فہم اور نا عاقبت اندیش طلبہ کی شورش اسکا باعث ہوئی کہ بتعداد کثیر مدرسہ سے خارج کردیے گئے جو مدرسہ کے لیے درحقیقت ایک نازک وقت تھا لیکن جناب ہوم سیکرٹری صاحب بہادر کے حسن انتظام اور سنجیدہ تدابیر سے کوئی اثر اسکا محسوس ہونے نہ پایا۔ اور امتحان کے وقت کافی تعداد طلبا کی موجود ہوگئی۔ اور اس سال تو پرنسپل صاحب کی توجہ سے مدرسہ کی صورت ہی بدل گئی۔

مجھے آخر میں صرف اسقدر اور کہنا ہے کہ آج وہ دن ہے کہ یہاں امتحان کا نتیجہ سنایا جاتا ہے۔ کامیاب طلباء کو انعام دیا جاتا ہے۔ سندیں عطا ہوتی ہیں ایسے موقع پر مسلمانوں کو یہ خیال کرنا لازم ہے کہ یہ دنیا جسمیں وہ زندگی کر رہے ہیں خود دار امتحان ہے۔ اسکا انعامی جلسہ میدان رستخیز ہے۔ اس جلسہ میں اولین و آخرین کا نتیجہ عمل ظاہر کیا جائیگا جو اس امتحان میں کامیاب ہے فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ اور جو اسمیں ناکام ہوگا کوئی ترقی کوئی کمال کوئی ثروت کوئی وجاہت اسکے کام نہ آئیگی وَاُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ یہاں کے امتحان میں یہ بھی ممکن ہے کہ ایک سال کی تلافی دوسرے سال کیجائے لیکن وہانکا نتیجہ بالکل آخری نتیجہ ہے جسکے بعد تلافی کا دروازہ مسدود ہے لہذا دنیا میں سب سے زیادہ کوشش اُن امور کے معلوم کرنے میں لازم ہے جنسے نجات وابستہ ہے اور جنسے متمسک ہونے میں رضائے خدا حاصل ہوتی ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَر۔ چونکہ وقت نہیں ہے اسلیے میں اپنے کلام کو ختم کرتا ہوں۔

ہم سب کو علوم اسلامیہ کی ترقی کے لیے دل سے دعا کرنی چاہیئے۔ وانہ سمیع الدعاء۔

تقریر عالیجناب معلی القاب صاحبزادہ محمد مصطفی علیخان صاحب بہادر ہوم سیکرٹری ریاست رامپور

حضرات! مجھے اپنی خوش قسمتی سے آج یہ دوسرا موقع ملا ہے کہ آپ صاحبوں کے ساتھ حاضر ہو کر جلسہ تقسیم انعام میں شریک ہوں۔

علم کی نوعیت بڑی شے ہے اپنی ذمہ داریاں اور حقوق شناخت کرنا اسکا ایک ادنی شعبہ کہا جا سکتا ہے جسکی ہر انسان کو ضرورت ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ بغیر علم عربی حاصل کیے کوئی مسلمان اپنے مذہبی رموز اور نکات سے پورے طور پر ہرگز واقفیت حاصل نہیں کر سکتا۔

ہمارے پاک مذہب کی زبان کا علم اسلیے لازمی ہے کہ کسی رُکن میں خرابی واقع نہو۔

دوسری قوموں نے جو کچھ ترقی کی ہے وہ محسوسات پر مبنی ہے لیکن روحانی ترقی ہمارے اسلام کا حصہ ہے جو بغیر تحصیل علوم عربیہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور ہم مخالفین تک اسلامی صداقت کی صدا نہیں پہنچا سکتے زمانہ کی روش گو دوسرے علوم حاصل کرنیکی مقتضی ہو جن سے حصول معاش کے ذرائع وابستہ ہیں لیکن مسلمانوں کے واسطے میرا یہ خیال ایک لمحہ کے لیے قایم نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی مذہبی تعلیم سے ہاتھ اُٹھالیں اور دوسری زبانوں کے ذریعے ترقی دنیوی حاصل کریں۔ میں ایسی تعلیم کا ہرگز مخالف نہیں ہوں جو کسب معاش کا باعث ہو لیکن اسکے ساتھ مذہبی علوم بھی حاصل کرنا لازمی سمجھتا ہوں خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ بندگان اعلیحضرت حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم کی خاص توجہ اور صرف کثیر سے یہ درسگاہ قایم ہے جو ہمارے شہر بلکہ ہندوستان کا فخر ہے۔ گذشتہ زمانہ میں بدقسمتی سے بعض اشخاص اور طلبا کی سرکشی اور شورش کی بنا پر زیادہ تعداد میں طلبا خارج کردیے گئے جو دیگر طلبا کی تعلیم اور انتظامی امور میں حارج تھے۔ لیکن شکر ہے کہ مولوی فضل حق صاحب پرنسپل مدرسۂ عالیہ کے تشریف لے آنے اور اُنکی کوشش سے تلافی ہوگئی۔

فی الحال مدرسہ اپنے فرائض منصبی کے انجام دہی میں ترقی کررہا ہے کل طلبا اتفاق اور اتحاد سے تحصیل علوم کی جانب مصروف اور راغب ہیں پرنسپل صاحب کی توجہ سے ہر شعبہ و جماعت میں معقول ترقی ہوئی ہے میں جناب قبلۂ کعبہ مولوی نجم الحسن صاحب ڈائرکٹر مدرسۂ عالیہ کا کمال شکر گزار ہوں کہ آپکی قیمتی رائے سے مجھے وقتاً فوقتاً بہت کچھ امداد ملی اور آپ اپنا قیمتی وقت دلسوزی سے حاضر و غائب اس مدرسہ کی خدمت میں ہمیشہ صرف کرتے رہے۔ پرنسپل صاحب مدرسہ کی رپورٹ سے مجموعی طور پر اس سال میں نتیجہ امتحان غنیمت ہے۔ مدرسین نے اپنی خدمات کو بخوبی ادا کیا۔ اور اُمید ہے کہ اس کام کو ایک دینی خدمت سمجھکر اور بھی توجہ فرمائینگے۔

افسوس کیساتھ اسقدر اور کہنا چاہتا ہوں کہ امسال شہر میں طاعون کی وجہ سے جو کچھ بیچینی رہی وہ پوشیدہ نہیں ہے یہ مدرسہ بھی اس بلائے آسمانی سے محفوظ نہ رہسکا اور چند قیمتی جانیں تلف ہوگئیں جنکا سخت قلق ہے۔ پرنسپل صاحب کی کوشش سے شکر ہے کہ مدرسہ کے اکثر اشخاص نے ٹیکہ کی جانب توجہ کی اور ٹیکہ لیا جو نہایت مفید دفعیہ مرض کی تدبیر ہے

میں دلسے اس مدرسہ کی ترقی و بہبود اور نام آوری کے واسطے ہر وقت تیار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا ہماری مدد کرے۔

تمام شد